سوال

(309) جائیداد کی تقسیم کے متعلق سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ڈیرہ غازی خاں سے محمد صدیق لکھتے ہیں کہ میرے مندرجہ ذیل چار سوالات ہیں براہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیا جائے ۔ میری اولاد تین لڑکوں اور تین لڑکیوں پر مشتمل ہے میری زرعی جائیداد 40 ایکڑ ہے جسے میرا ایک بیٹا کاشت کرتا ہے جس کی محنت اور کارکردگی سے ہمارا سارا کنبہ مستفید ہو رہا ہے میں نے اپنی بیوی اور اولاد کی تحریری رضامندی سے اس کاشت کار بیٹے کے نام حق الخدمت کے طور پر اپنی اراضی سے تین ایکڑ لگوا دیئے ہیں باقی زمین مشترکہ ہے کیا ایسا کرنا شرعاً درست ہے ۔ ؟

میرا ایک بیٹا شادی کے بعد گھر سے الگ ہوگیا اس نے الگ ہونے کے بعد اپنی کمائی سے کچھ جائیداد خریدی ہے باقی دونوں بیٹوں نے بھی جو میرے ساتھ ہیں اپنی کمائی سے اپنے نام گاؤں میں زرعی اراضی خریدی ہے بڑا بیٹا ہمیں اپنی کمائی سے کچھ نہیں دیتا بلکہ بے ادب گستاخ ہے اور وہ دونوں بیٹوں کی خرید کردہ اراضی سے حصہ مانگتا ہے کیا وہ اس قسم کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہے ۔

میری زرعی اراضی کی ہر قسم پیداوار سے بڑے لڑکے کو ہر سال اس کا حصہ دیا جاتا ہے لیکن اس کا مطالبہ ہے کہ جائیداد کو تقسیم کرکے اس کا حصہ دیا جائے جب کہ میرے ذمے ایک لڑکے کی شادی اور بہت سے گھریلو کام ہیں بڑا لڑکا ویسے بھی ہمارے گھر آنے میں عار محسوس کرتا ہے کیا زندگی میں ایسے نافرمان لڑکے کو اس کا حصہ دینا درست ہے یا وہ میرے مرنے کے بعد اپنا حصہ وصول کرے گا ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ترتیب وار جواب حسب ذیل ہیں ۔ آدمی جب تک زندہ ہے اسے شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنے مال وجائیداد میں تصرف کرنے کا پورا پورا حق ہے لیکن اس تصرف میں اولاد کے درمیان برابری اور مساوات ضروری ہے صورت مسئولہ میں باپ نے جو اپنے کاشت کار بیٹے کو تین ایکڑ دیئے ہیں یہ بطور حق الخدمت عطیہ کی شکل ہے چونکہ تمام ورثاء نے اپنی رضامندی سے بلا جبر واکراہ اس تصرف کو قبول کیا ہے اور اسے برقرار رکھتے ہوئے اپنے دستخط ثبت کیے ہیں اس بنا پر شرعاً کوئی قباحت نہیں اور یہ جائز ہے البتہ کاشت کار بیٹے کو یہ عطیہ ملنے کے بعد باقی مشترکہ زمین سے بھی بطور وراثت حصہ ملے گا ایسا کرنے سے اس کا وراثتی حصہ ختم نہیں ہوگا بشرطیکہ باپ کی وفات کے وقت وہ زندہ ہو الگ ہونے والے لڑکے نے اپنی کمائی سے جو جائیداد بنائی ہے وہ اس کا حق ہے اور باقی دونوں لڑکوں نے زرعی اراضی خریدی ہے یہ ان کا حق ہے لہذا طمع اور لالچ کے پیش نظر ایک دوسرے کے حق پر ڈاکہ ڈالنا شرعاً درست نہیں ہے باپ کی زرعی اراضی سے جو حصہ اسے مل رہا ہے وہ اس کی بے ادبی اور گستاخی کی وجہ سے ساقط نہیں ہوگا اور نہ ہی دونوں بیٹوں کی کمائی سے خرید کردہ زرعی اراضی سے حصہ لینے کا مطالبہ کرنا اس کے لیے جائز ہے کیوں کہ یہ ان کی اپنی کمائی سے خرید کردہ ہے اور وہ باپ کی ملکیت نہیں ہے بڑے بیٹے کا اپنے

والد کو مجبور کرنا کہ اپنی زندگی میں مجھے میرا حصہ دیا جائے درست نہیں کیوں کے وراثت کا اجراء مرنے کے بعد ہوتا ہے اپنی زندگی میں جو کسی کو کچھ دیا جاتا ہے وہ عطیہ جس میں بیٹے اور بیٹیاں مساویانہ طور پر حقدار ہوتے ہیں باپ کو زندگی میں مجور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کہ وہ اپنی جائیداد خود ورثاء میں تقسیم کر دے خاص طور پر جبکہ باپ کی بے شمار ضروریات زندگی اور دیگر حقوق کی ادائیگی اس کے ذمے باقی ہے ہاں اگر والد اپنی مرضی سے کچھ دینا چاہے تو مساوات کے ساتھ دے سکتا ہے لیکن اس پر جبر نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ اس کی وفات کے بعد اولاد کوان کا حصہ شرعی مل ہی جائے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:331